



## سوال

(126) وقت سے پہلے روزہ کھولنے والے کا کیا حکم ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بر منعم سے ایک صاحب روزے سے متعلق درج ذیل سوالات دریافت کرتے ہیں

- (الف) بعض لوگ روزہ رکھنے سے پہلے یہ الفاظ کہتے ہیں کہ وبصوم غد نویت۔ جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نیت کے لئے کوئی الفاظ مقرر نہیں اس کا تعلق دل سے ہے۔ صحیح مسئلہ کیا ہے؟
- (ب) ایک شخص غلط فہمی کی وجہ سے روزہ وقت سے پہلے افطار کر دیتا ہے۔ کیا اس کے لئے کفارہ ہے؟
- (ج) ایک شخص بہت بوڑھا اور کمزور ہے روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن اتنا غریب ہے کہ فدیہ بھی نہیں دے سکتا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
- (د) ایک شخص رات کو بیومی کے ساتھ مباشرت کرتا اور پھر سحری کھا کر روزہ رکھ لیتا ہے، غسل نہیں کرتا اور نہ ہی فجر کی نماز پڑھتا ہے بلکہ اسی طرح سو جاتا ہے کیا اس کا روزہ ہو جائے گا۔
- (ه) کچھ لوگ رات کا کھانا کھا کر سو جاتے ہیں اور سحری کے وقت کھانے کے لئے نہیں اٹھتے، روزہ رکھ لیتے ہیں۔ کیا روزہ ہو جائے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

- (الف) فرض روزے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے فجر سے پہلے نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہوگا لیکن نیت چونکہ دل کے ارادے کو کہتے ہیں اس لئے کوئی خاص الفاظ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ وبصوم غد نویت کے الفاظ بھی قرآن و حدیث یا سلف سے ثابت نہیں۔ اگر نیت کے لئے کوئی مخصوص الفاظ ہوتے تو جس طرح روزہ افطار کرنے کی دعائیں رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہیں اسی طرح روزہ رکھنے یا نیت کے وقت کے الفاظ بھی آپ سے ثابت ہوتے لیکن ایسی کوئی چیز ثابت نہیں۔
- (ب) جس شخص نے غلطی سے روزہ افطار کر دیا یعنی یہ سمجھ لیا کہ سورج غروب ہو گیا اور افطاری کا وقت ہو گیا تو اس نے کھاپی لیا۔ اس پر کفارہ تو نہیں ہوگا لیکن ایک روزہ دوبارہ رکھنا پڑے گا۔ اس لئے کہ اتوا الصیام الی الیل (رات آنے تک روزہ پورا کرو) اس پر عمل نہیں ہوا۔ اس لئے ایک روزہ قضا کرے۔
- (ج) جو شخص بوڑھا اور ضعیف ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور ساتھ ہی اتنا غریب ہے کہ فدیہ بھی نہیں دے سکتا اس لئے روزے اور فدیے دونوں کی معافی ہے یعنی روزہ بھی



فرض نہیں اور کفارہ بھی نہیں کیونکہ لَا يَكْفُرُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعًا (البقرة: ۲۸۶) ”اللہ کسی کو بھی اس کی طاقت سے باہر کسی عمل کی تکلیف نہیں دیتا۔“

(د) جو شخص رمضان کی رات کو بیوی سے مباشرت کرتا ہے اسے چاہئے کہ سحری کھانے سے پہلے غسل کرے۔ اگر غسل کا وقت نہیں تو وضو کر کے سحری کھالے اور بعد میں غسل کر کے نماز پڑھے جو شخص اس حالت میں سحری کھا کر سوجاتا ہے نہ غسل کرتا ہے نہ نماز پڑھتا ہے اس کا روزہ تو بوجائے گا لیکن سخت گناہ گار ہوگا اور رمضان المبارک میں ایسے گناہ اور معصیت کے کاموں سے بچنا چاہئے۔

(ہ) جو آدمی رات کو سوجاتا ہے اور سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لیتا ہے ایسے آدمی نے اگر روزہ کی نیت نہیں کی تو روزہ نہیں ہوگا اور اگر نیت روزے کی ہے تو پھر سحری کھانا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”فصل ما بین صیامنا و صیام اہل الکتاب اکل السحر۔“ (مسلم مترجم ج ۳ کتاب الصیام فضل السحور ص ۱۰۸)

یعنی ہمارے روزے اور یہود نصاریٰ کے روزے کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے تھے۔ ایک دوسری حدیث ہے: ”تسحر وافان فی السحور برکت۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۱ کتاب الصیام باب ماجاء فی المسحور ص ۸۳۸ رقم الحدیث ۱۶۹۲)

سحری کھایا کرو اس میں برکت ہے۔

هذا عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ صراط مستقیم

ص 299

محدث فتویٰ